# ریاض الفضائل

بصیرت افروز حالات و معمولات و عقائد و فضائل

حضرت ڈاکٹر شاہ میرزا مرتضیٰ حسین قدس سرہ العزیز

قادری۔ چشتی۔ نظامی۔ صابری۔ سہروردی۔ نقشبندی (قدمیہ) فخری نیازی، نظامی آغائی جیلیوی

تالیف ہذا میں صاحب تذکرہؒ کے کوائف زندگی کے علاوہ
متعدد مسائلِ تصوّف بھی زیر بحث آئے ہیں۔

مؤلفہ

الحاج پروفیسر محمّد عبدالغنی نیازی۔ آغائی مرتضوی

تخفیف

ڈاکٹر میرزا اختیار حسین نیازی آغائی مرتضوی

ناشرین:۔ جماعت سالکین آغائیہ مرتضویہ (ٹرسٹ رجسٹرڈ)

# ضروری نوٹ

چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر اصل کتاب میں سے کچھ صفحات حذف کر دیئے گئے ہیں۔ ان مقامات پر مضامین اور صفحات کے نمبر قدرے بے ترتیب ہو گئے ہیں۔ لیکن بہرحال نفس مضمون میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ہے۔ ناظرین کرام کی توجہ کے لئے ان سطور کا اضافہ کیا گیا۔

خادم الفقرا

میرزا اختیار حسین عفی عنہ

فرزند و جانشین حضرت صاحب تذکرہ علیہ الرحمتہ

---

ملنے کا پتہ۔ ۱۳۸۔ ڈی' بلاک نمبر ۴ فیڈرل بی ایریا' کراچی ۳۸

# فہرست


| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| دیباچہ وانتساب | ۵ |
| تمہید (اشارات واصطلاحات) | ۱۰ |
| حمد ونعت ومنقبت | ۴۰ |
| خاندانی حالات (۷ فصلیں) | ۴۳ |
| ابتدائی تعلیم | ۵۷ |
| فنی تعلیمات | ۶۲ |
| مراجعت جبلپور۔ ڈاکٹری کی پریکٹس | ۷۰ |
| بحیثیت معالج آپ کی سیرت حسنہ | ۷۵ |
| ڈاکٹری اور درویشی کا امتزاج | ۸۸ |
| باطنی تعلیم کے لئے محنت شاقہ اور اطاعت شیخ | ۹۶ |
| آپ کی سجادگی | ۱۰۴ |
| حضرت قبلہ آغاصاحب علیہ الرحمتہ کا استغراق ووصال | ۱۰۳ |
| ویرانہ گلزار بن گیا | ۱۰۸ |
| حضرت صاحب قبلہؒ کا چہلم | ۱۱۲ |
| بریلی شریف کی پہلی حاضری | ۱۱۳ |
| حضرت قبلہ آغاصاحب علیہ الرحمتہ | ۱۱۸ |
| کے عرس کی شان وشوکت میں روزافزوں ترقی | ″ |
| شراب چہار آتشہ (موسیقی مزامیر۔ رقص ووجد | ۱۳۷ |
| (اشعار) کی اہمیت (۳ فصلیں) | ″ |
| آپ کا طریق تربیت (۴ فصلیں) | ۱۴۶ |
| آپ کا ذوق سماع مع آداب | ۱۶۴ |
| حلیہ مبارک اور لباس | ۱۷۵ |

حسن سیرت ۱۷۹

اخلاق حسنہ ۱۹۶

ہندوؤں کے ساتھ حسن سلوک ۲۰۵

آپ کے معمولات روزانہ۔ ماہانہ۔ سالانہ ۲۰۹

(محرم الحرام سے متعلق چند اصولی نکتے) ″

علوم و فنون میں مہارت اور ان کی قدر دانی ۲۴۰

بچوں سے دلچسپی ۲۶۰

جانوروں اور پرندوں سے دلچسپی ۲۶۳

عشق اہل بیت کرام اور ہمارے مرشد ۲۶۶

علیہ الرحمتہ کا طرز عمل ″

امر خلافت و فضیلت کے متعلق نکات کا خلاصہ ۲۸۹

محبت و خدمت شیخ (۶ فصلیں) ۳۱۴

تبرکات و شعائر اسلامی کی تعظیم پرستش نہیں ہے۔ ۳۴۴

ایصال ثواب وغیرہ کی ۳۵۱

"سائنسی" توجیہ و وضاحت وغیرہ (۲ فصلیں) ″

کرامات و تصرفات (۲ فصلیں) ۳۵۹

حالات وصال ۳۷۹

حلقہ ارادت ۴۱۴

حضرت ؒ کے جانشین اور خلفاء ۴۳۱

حضرت ؒ کے اہل و عیال ۴۳۴

آپ کا مسلک ۴۳۹

التماس مولف ۴۴۵

غزلیات حضرت قبلہ و کعبہ قطب عالم شاہ نیاز احمد قدس سرہ ۴۴۶

نقل مکتوب گرامی حضرت قبلہ شاہ فتح محمد صاحب ؒ ۴۴۷

قطعات تاریخ طبع "ریاض الفضائل" ۴۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# دیباچہ

## بزرگانِ دین کے تذکروں کی اہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

بعد حمد و نعت واضح ہو کہ مولانا عبدالماجد دریابادی کتاب "بزمِ صوفیہ" (مطبع معارف اعظم گڑھ) کی تقریب میں لکھتے ہیں :-

" ذاتی سرگزشتوں کی داستان کسی کی بھی ہو دلچسپ ہوتی ہے۔ چہ جائیکہ ان بزرگوں کی سرگزشت جو فنائیت کے پتلے، تسلیم و رضا کے بندے اور محبت و محبوبیت کے مجسمے تھے۔ دل آویزی ان کے تذکروں میں بھی نہ ہو گی تو کہاں ملے گی ! اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝"

واضح ہو کہ صوفیائے کرام کے تذکرے صرف دلچسپی کا باعث نہیں، بلکہ خلق اللہ کی ہدایت، عامۃ المسلمین کے لئے تازگیٔ ایمان اور مومنین و عاشقینِ صادقین کے لئے بالیدگیٔ روح کا موجب بھی ہوتے ہیں۔ اُن کی "تاریخ" قلمبند کرنا خود بقول مولانا عبدالماجد صاحب "تاریخ امت کے ایک اہم اور روشن باب کی تکمیل کرنا ہے"۔ (تقریب کتاب مذکور)

اس میں شک نہیں کہ برِّعظیم ہند و پاکستان میں نہیں، بلکہ ساری دنیا میں

"خانقاہی بوریہ نشینوں" اور ان کے غلاموں ہی نے اسلام کی معنوی شوکت و عظمت قائم کی۔ انہی نے اخلاق محمدی ﷺ کا سچا نمونہ پیش کیا، انہی نے اُخوت و مساوات اسلامی اور انسانیت نوازی کی صحیح عملی تصویر دنیا کو دکھائی۔ انہی حضرات کی روحانیت نے لاکھوں غیر مسلموں کے قلوب مسخر کیے اور کروڑوں بھٹکے ہوئے نفوس کو آتشِ دوزخ سے بچا کر جنتِ اسلام میں داخل کر دیا۔ انہی حضرات نے فلسفہ و منطق کی دلدل سے لاکھوں انسانوں کو باہر نکالا۔ رہبانیت کے پُجاریوں کو دنیا میں رہ کر قُربِ الٰہی حاصل کرنے کا راستہ دکھایا۔ مسلمانوں کو، بالخصوص انھیں، جو اُن کے ساتھ رہے، اللہ کی محبت میں زندہ رہنے اور اس کی محبت میں فنا ہو جانے کی عملی راہیں، نہ صرف دکھائیں بلکہ ہاتھ پکڑ کر انھیں اُن راستوں پر چلایا اور منزلِ مقصود تک پہونچا دیا

ان ہی بزرگوں کی تاریخ عظمتِ اسلام کی تاریخ ہے۔ اور ان ہی کے تذکرے اسلام کے حسن و جمال بلکہ اس کے حقیقی کمال کے تذکرے ہیں۔

ان کے حالات سے مورخین کی چشم پوشی مجرمانہ غفلت، ناقابلِ معافی اخلاقی جرم، اور ناقابلِ تلافی قومی نقصان ہے۔ اس غفلت سے ملتِ اسلامیہ کی اخلاقی و روحانی تاریخ میں افسوس ناک حد تک کمی رہ گئی۔ جو حالات قلمبند کئے گئے وہ، چند مستند تصانیف کو چھوڑ کر، تشنہ ہیں۔ اور زیادہ تر ملفوظات پر یا محض کرامات نگاری پر مشتمل ہیں۔ ان سے صاحبِ کرامات کے مستند حالات و معمولات اور سیرت و کردار کا پتہ لگانا محال ہے۔ کشف و کرامات یقیناً حق ہیں، لیکن نہ وہ ولایت کا ضروری جزو ہیں، نہ ان سے عام انسان کی تعمیرِ سیرت میں کوئی مدد ملتی ہے۔ خود ان بزرگوں نے کشف و کرامات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ تبلیغ کے لئے ان کی اہمیت ضرور ہے۔ بشرطیکہ خدا کی طرف سے کرامات مشاہدہ کرنے والوں کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا فرمائی جائے۔ ورنہ ابوجہلی ذہنیت ہی کارفرما رہتی ہے۔ گھاس کی

ہر پتی جو زمین سے پھوٹتی ہے، ایک معجزہ، کرامت یا خرقِ عادت ہے مگر اُنہی کے لئے جو ایمان و بصیرت رکھیں۔ ؎

گندم از گندم بروید جو، زجو

اللہ کا شکر ہے کہ آج کل صوفیائے کرام کے مستند حالات کی تحقیق و اشاعت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور کشف و کرامات سے زیادہ سیرت و کردار کو نمایاں کرنا اہم سمجھا جاتا ہے۔ تاکہ ہر کس و ناکس اس سے سبق حاصل کرے اور اصلاح اخلاق و تعمیر کردار میں اسے نمونہ بنا سکے۔

**تکمیل آرزو** عرصۂ دراز سے میرے دل میں یہ آرزو کروٹیں لے رہی تھی کہ میں اپنے پیر و مرشد، ملجا و ماویٰ، قبلۂ کونین و وسیلتنا فی الدارین، سیدی و مولائی حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ میرزا مرتضیٰ حسین قدس سرہ العزیز قادری، چشتی، فخری، نیازی، نظامی، آغائی، جبلپوری کے متعلق ان تمام یادداشتوں کو جو میں نے بیس اکیس سال تک خدمت بابرکت میں حاضری کے دوران میں یا آپ کے وصال کے بعد، اپنی نوٹ بک یا ذہن کی کتاب میں درج کر رکھی ہیں، کتابی شکل میں مترتب کر دوں تاکہ میرے لئے وہ سرمایۂ آخرت اور دیگر متوسلین و معتقدین کے لئے باعث خیر و برکت اور موجب ہدایت بن سکے لیکن زندگی کی پریشانیوں اور گوناگوں مصروفیتوں نے اس خدمت کی مہلت نہ دی۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ بے حکم الٰہی پتہ نہیں ہل سکتا، نہ قلم کو جنبش ہو سکتی ہے۔

الحمدللہ، اب اس کا وقت آگیا اور گرامی منزلت، فیضدرجت، چشم و چراغ مرشد علیہ الرحمۃ حضرت سجادہ نشین ڈاکٹر شاہ میرزا اختیار حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن مجھے اس طرح اس اہم خدمت کی یاد دہانی فرمائی کہ میرا دل

تڑپ گیا اور میں نے اس سعادت کی تکمیل کا تہیہ کر لیا۔

باوجودیکہ میں تین سال سے تقریباً صاحبِ فراش ہوں اور سیدھی طرح بیٹھ کر لکھ نہیں سکتا، لیکن مرشدِ گرامی علیہ الرحمۃ کے یادگار تذکرے کی تکمیل بیحد ضروری تھی، مجھے یقین ہے کہ میں اسی کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ صحت یاب ہو جاؤں گا اور یہ تذکرہ میرے مرشد علیہ الرحمۃ کی مستقل یادگار اور میرے لئے نجات کا باعث ہوگا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

اِس ہیچمدان کے چکیدۂ قلم کو مرشدی و مولائی قدس سرہٗ العزیز ہی کے روحانی تصرفات اور قوت اکرام کا نتیجہ سمجھئے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اُنہی کے طفیل مجھے اس یادگار خدمت کی توفیق ارزانی فرمائی میں اپنی اس خوش قسمتی پر جس قدر ناز کروں کم ہے۔

اس سلسلے میں، میں گرامی منزلت، فیضدرجت حضرت سجادہ نشین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے عم محترم حضرت قبلہ میرزا مصطفےٰ حسین صاحب مدفیوضکم، (برادر خورد حضرت مرشدی و مولائی قدس سرہ العزیز) کا بے حد ممنون ہوں کہ ہر دو بزرگوار نے از راہِ عنایت و محبت، اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود، مستند خاندانی حالات اور دیگر ضروری معلومات فراہم کر کے میری ایسی استعانت فرمائی جس کے بغیر اس تذکرے کی تکمیل ناممکن تھی۔

# انتساب

میں اس کتاب کو اپنے مرشد زادہ و زیب سجادہ حضرت گرامی منزلت جناب ڈاکٹر شاہ میرزا اختیار حسین صاحب ایم بی بی ایس (عرف بچو میاں صاحب)

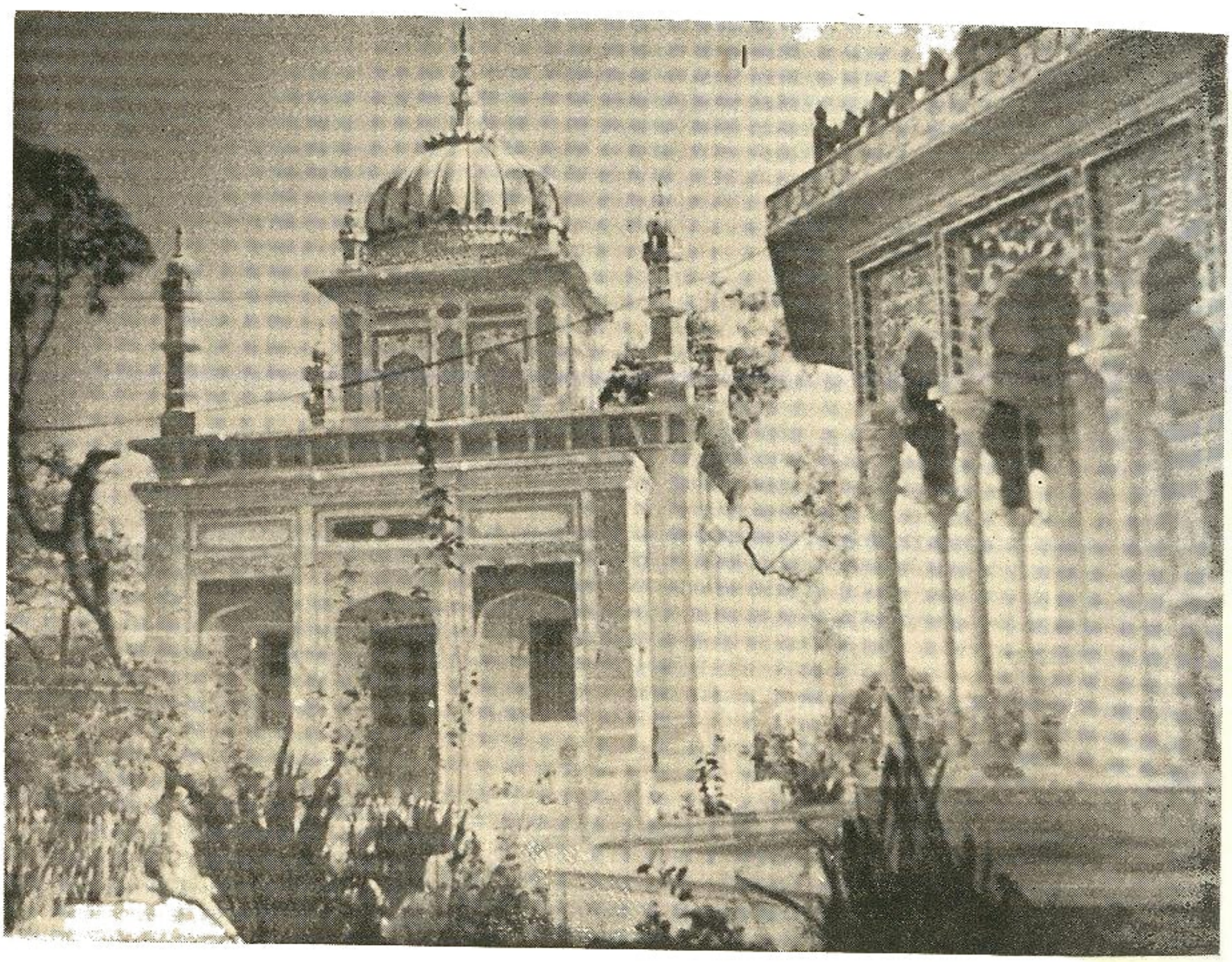

مزار مبارک حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ میرزا مرتضیٰ حسینؒ ۔ قادری چشتی ۔ نیازی ۔ نظامی ۔ آغائیؒ
خانقاہ آغائیہ ۔ جبل پور (بازو میں مزار حضرت قبلہ آغا صاحبؒ کا ایک حصّہ نظر آرہا ہے)
(مزار حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ ہنوز نامکمل ہے۔ اس کے دونوں طرف دو کمرے
مع گنبد باقی ہیں)

سلمہ اللہ تعالیٰ واطال اللہ عمرہٗ واعزازہٗ وفیوضہٗ کے نام نامی سے معنون و منسوب کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میخانۂ مرتضوی کو تا ابد قائم رکھے تاکہ تشنگان بادۂ روحانی و عرفانی قیامت تک اس سے سیراب ہوتے رہیں۔ آمین یارب العٰلمین۔

دَور میں ساغر رہے گردش میں پیمانہ رہے
حشر تک آباد ساقی تیرا مے خانہ رہے

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ٥ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ٥
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ٥

خادم الفقراء

الحاج محمد عبد الغنی غفرلہٗ (ایم اے)

خلیفہ مجاز مرشدی و مولائی حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ میرزا مرتضیٰ حسین ؒ
قدس سرہٗ العزیز

قادری چشتی۔ نیازی۔ نظامی۔ آغائی (جبلپوری)

موجودہ پتہ:۔

معرفت۔ ڈاکٹر اے سلام نیازی ایم بی بی ایس۔
میڈیکل آفیسر میونسپل ڈسپنسری۔ صدر کراچی ۳

کراچی
۵ ستمبر ۱۹۶۳ء